ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

5 January 2017

اللہ والوں کے اختیارات

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فی فضل الصلوۃ ... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضُول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ

www.dawateislami.net

مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔ (۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مٹی سونا بن گئی:

ایک مرتبہ ایک خاتون بابا فریدُالدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار گاہ میں حاضر ہوئی کہ یاحضرت! میری تین(3) جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خُدّام سے فرمایا: جو کچھ بھی در گاہ پر مَوْجُود ہے، وہ خاتُون کو دے دو۔ خُدّام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سُن کر خاتُون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور آس لیکر آئی ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ جاؤ باہر سے ایک مٹی کا ڈھیلا اُٹھالاؤ، وہ مٹی کا ڈھیلا اُٹھالائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلند آواز سے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا بن گیا، یہ دیکھ کر سب

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بہت حیران ہوئے، خاتون سونا گھر لے گئی اور گھر جا کر اس نے بھی پاک صاف ہو کر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، آخر کار 3 دن تک یہی عمل کرتی رہی مگر بے سُود۔ ناچار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی، لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ تُو نے عمل تو وہی کچھ کیا مگر تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔ (اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے پریشان حالوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی مدد فرما کر ان کی حاجت رَوائی فرماتے ہیں، اگر کسی سائل کو دینے کیلئے کچھ مَوْجُود نہ ہو تب بھی یہ حضرات سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اور اپنے اِخْتیارات کو استعمال کرتے ہوئے مٹی کو سونا بنا کر سائل کی مُراد پُوری کر دیتے ہیں مزید یہ بھی معلوم کہ اللہ والوں کی زبانوں میں ایک الگ ہی تاثیر ہوتی ہے۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کو ایک مثال سے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: "کارتُوس" (Bullet) شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق (Gun) سے اچّھی طرح فائر (Fire) کیا جائے۔ اِسی طرح یُوں سمجھیں کہ اَوراد و وظائف اور دعائیں "کارتوس" کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زبان مِثلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر ہماری زَبانیں صَحابہ و اَولیاء عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سی نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بد اَخلاقی کا صُدُور جاری رہے، اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دُعا تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکل آتی ہے تو بُزرگوں کے پاس حاضِر ہو کر بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یِہی بنا ہوا ہے کہ پاک زَبان سے نکلی ہوئی دُعا زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ (فیضانِ بسم اللہ، ص۱۶۱) اس لیے ہمیں چاہیے کہ بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ان جیسے نیک اعمال

www.dawateislami.net

کرنے کی کوشش کریں، بدنگاہی سے بچنے کیلئے آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگائیں اور زبان کو فُضُول اور بیہودہ گفتگو، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور دیگر آفتوں سے بچانے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیں۔اس کی عادت بنانے اوراس پر اِستقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سَفر کو اپنا مَعمُول بنالیجئے اور مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دنیاو آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔نیت کا اظہار کرتے ہوئے زور سے اِظہار کیجئے کہ آج سے اپنی آنکھوں کو حرام سے بچائیں گے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ جُھوٹ، غیبت چغلی اور بے ہودہ باتوں سے زبان کی حفاظت کریں گے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔۔۔اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر بھی کریں گے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نیّتوں پر ثابت قدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گُناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی
میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش! اکثر عطا کر دے شرم و حیا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت کے بِغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے اسی کے یعنی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات سے تَصرُّف فرماتے ہیں،اگر کوئی مُحتاج ان کی بار گاہ میں ہاتھ پھیلائے تو حاجت رَوائی فرماتے ہیں، مُصیبت زَدہ کی مُشکل کُشائی فرماتے ہیں، بیماروں کو شفایابی عطا کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرمادیتے ہیں، جیسا کہ

www.dawateislami.net

ہاتھی زندہ ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت سیدی احمد جام زندہ پیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک مقام پر لوگوں کا مجمع نظر آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس مجمع کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاتھی مر گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: اس کی سُونڈ ویسی ہی ہے، آنکھیں بھی ویسی ہیں، ہاتھ بھی ویسے ہی ہیں، پیر بھی ویسے ہی ہیں۔ غرض سب چیزوں کو فرمایا کہ ویسے ہی ہیں پھر مر کیسے گیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً وہ ہاتھی زندہ ہو گیا، اُس دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا لقب "زندہ پیل" (یعنی ہاتھی زندہ کرنے والا) ہو گیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۴۹)

کیا کوئی بندہ، مُردہ کو زندہ کر سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک مَوت وحَیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جِلانے (زندہ کرنے) کی طاقت بخشے تو اُس کیلئے کوئی مُشکِل نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثَر نہیں پڑتا، بَہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شِفا دینے، مُردے کو زندہ کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا نظریہ رکھنا قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 49 میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قول واضح طور پر نقل کیا گیا ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى	تَرجَمۂ کنز الایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت (شکل وصورت) بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا

بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ		دیتا ہوں مادر زاد(پیدائشی) اندھے اور سپید(سفید) داغ والے کو اور میں مُردے جِلاتا(زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف اعلان فرمارہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت کے ذریعے مٹی سے پرندہ بناکر اُس میں رُوح پھُونکتا ہوں، مادر زاد اندھوں کو بِینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں، حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔ فیضانِ انبیاءِ کرام سے اولیاءِ عظام کو بھی اختیارات دیئے جاتے ہیں اور وہ بھی ایسے کام سر اَنْجام دیتے ہیں کہ ہماری عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ اِختیار کو استعمال کرتے ہوئے پلک جھپکنے سے پہلے پہلے ملکِ یمن سے تختِ بلقیس کو حضرت سلیمان عَلَیۡہِ السَّلَام کی بارگاہ میں پیش کر دیا، جسے قرآنِ پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: چنانچہ پارہ 19 سُوۡرَۃُ النَّمۡل آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ		تَرۡجَمَۂ کنز الایمان: میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پَل مارنے سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک وَلِیُّ اللہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قُوّت سے اَسّی(80) گز لمبا اور چالیس(40) گز چوڑا جواہرات سے مُزَیَّن تخت انتہائی کم وقت میں ملکِ یمن سے حضرت سلیمان عَلَیۡہِ السَّلَام کے دربار میں پیش کر دیا۔ صدرُ الشَّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو (اولیائے کرام کی قِسم) اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے نائب ہیں، ان کو اِختیارات وتصرُّفات

www.dawateislami.net

حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نِیابت میں ملتے ہیں عُلومِ غیبیہ ان پر مُنْکَشِف ہوتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۶۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں پر اس کا خُصُوصی کرم ہوتا ہے، ان کے کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مدد شامل ہو جاتی ہے۔

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے تَصَرُّفات و اختیارات کے بارے میں حدیثِ پاک سنئے، چنانچہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالٰی وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالٰی حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنا فِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے 3 مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مدینہ منورہ

www.dawateislami.net

سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوَنْد تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۸ ملتقطا)

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کا باادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے کیونکہ

اَولیاء کا جو کوئی ہو بے اَدَب

نازل اُس پہ ہوتا ہے قہر و غضب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَلِیُّ اللہ کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کے تصرفات سے متعلق مزید واقعات سننے سے پہلے یہ بھی سن لیجئے کہ ولی کہتے کسے ہیں؟: وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نُورِ جلال کی معرفت میں مستغرق (ڈوباہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی ثَنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی وناصر اور مُعین و مددگار ہوتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/ ۳۴۴)

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت

www.dawateislami.net

کہتے ہیں۔[1] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: مُؤمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجُود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرَامت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعْلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرْہَاص" اور اِعْلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِسْتِدْرَاج" کہا جاتا ہے۔[2] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[3]

پانی پر تصرفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہوا میں اُڑنے کی طاقت عطا فرمائی ہے جو بغیر پروں کے بآسانی ہوا میں پرواز کرتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعض نیک بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو سمندروں اور دریاؤں کو بھی اپنے تابع کر لیتے ہیں اور پانی پر بِلا خوف اس طرح چل سکتے ہیں جیسے خشکی پر چلتے ہیں، چنانچہ

بغیر کشتی کے دریا پار کر لیا

روایتوں میں آتا ہے کہ جنگِ فارس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ دورانِ سفر راستے میں دریائے دجلہ کو پار کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور کشتیاں

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

2 . . . کراماتِ صحابہ، ص۳۶

3 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

www.dawateislami.net

موجود نہیں تھیں۔ آپ نے لشکر کو دریا میں چل دینے کا حکم دے دیا اور خود سب سے آگے آگے یہ دُعا پڑھتے ہوئے دریا پر چلنے لگے "نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم "لوگ آپس میں بِلا جھجک ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے گھوڑوں والے گھوڑوں پر سوار، اُونٹوں والے اُونٹوں پر سوار، پیدل چلنے والے پاپیادہ (یعنی پیدل) اپنے اپنے سامانوں کے ساتھ دریا پر اس طرح چلنے لگے جس طرح میدانوں میں قافلے گزرتے رہتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، عبور سعد بن ابی وقاص... الخ، جزء ۲، ص ۳۴۱-۳۴۲-رقم: ۵۲۲ ملخصاً)

آسمانوں پر بھی حکمرانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس کی دی ہوئی طاقت سے پانی اور ہوا پر بھی چل سکتے ہیں اور یہ حضرات ایسی شان والے ہوتے ہیں کہ ان کی دُعائیں رَدّ نہیں ہوتیں، سخت قحط کے عالم میں جب بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ اُٹھا کر بارش کی دُعا فرما دیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعاؤں کی برکت سے موسلا دھار بارش برسا کر پیاسوں کو سیراب اور کھیتوں اور باغات کو سرسبز و شاداب فرما دیتا ہے جیسا کہ

بارانِ رحمت کا نزول

منقول ہے کہ ایک بار سیہون شریف (بابُ الاسلام سندھ، پاکستان) اور اس کے اِرد گِرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا، یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دِکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہوگئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہوگیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورت حال ہوگئی کہ زندہ بچنے کی کوئی اُمید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر حضرت لعل شہباز قلندر سیّد محمد عثمان مَروندی کاظمی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فریاد کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَمْرٌبِالْمَعْرُوْف اور نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ سر انجام دیتے ہوئے فرمایا: تم سب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دُعا مانگو۔ لوگوں نے

فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ اِستغفار کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیئے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا مانگ کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بُوندیں برسنے لگیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب دُرود و سلام پیش کیا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان سے دُعا کروانی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دُعائیں فوراً بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت پاتی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ملنے پر جائز طریقے سے خوشی کا اظہار کرنا چاہیے جبھی تو حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر عثمان مَرْوَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور کیوں نہ ہو کہ ان اللہ والوں کی تو ساری زندگی قرآن و سُنَّت کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہوتی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس! ہماری اکثریت ان نیک ہستیوں کے طریقے پر چلنے کے بجائے خوشی کے مَواقع پر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتی نظر آتی ہے، خُوب بے حَیائی کا بازار گرم ہوتا ہے جس میں ایک دوسرے کے حُقوق پامال کیے

[1] ... شانِ قلندر، ص ۱۱۱ ملخصا

www.dawateislami.net

جاتے ہیں، بعض نادان لوگ خوشی کے ان لمحات میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجوں کی محفلیں سجاتے ہیں، جن میں ساری ساری رات لڑکے اور بے پردہ لڑکیاں ناچتی گاتی ہیں اور اس طرح مخلوط (Mix) ماحول میں لوگ بدنگاہی کے سبب اپنی آنکھوں کو حَرام سے پُر کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! شادی بیاہ اور خُوشی کے دیگر مواقع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہیں، ہمیں ان لمحات کو صحیح انداز سے گزارنے کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی اِس نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے سب سے پہلے ان پُر مسرت ساعتوں میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا زِیاد بن عُبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی نہ کرے ۔(تاریخ مدینه دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹۱/۱۹) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے چند جائز طریقے یہ ہیں کہ زبان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی جائے، تلاوتِ قرآن پاک اور اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا جائے، خوب خوب صدقہ و خیرات کی جائے، اچھی اچھی نیّتیں کر کے نیک اعمال میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے، نعمت ملنے کی خوشی میں سجدۂ شکر ادا کیا جائے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدۂ شکر ادا کرتے۔" (ابن ماجہ، ۲/۱۶۳، حدیث: ۱۳۹۴)

آیئے! اسی ضمن میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"نماز کے احکام"** صفحہ 285 سے سجدۂ شکر ادا کرنے کے مواقع اور اس کا طریقہ سنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپَس آیا، اَلغَرَض کسی نعمت کے حُصول پر سَجدۂ شکر کرنا مُستَحَب ہے، اِس کا طریقہ وُہی ہے جو سَجدۂ تِلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ج1، ص136، رَدُّالمُحتار ج2 ص720) اسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مَثَلًا مدینۂ منوّرہ کا ویزا لگ گیا، کسی پر

www.dawateislami.net

اِنفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہوگیا، کسی سُنّی عالمِ باعمل کی زیارت ہوگئی، مبارک خواب نظر آیا، طالبِ علمِ دِین امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مَرا وغیرہ وغیرہ۔ (ان تمام مواقع پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوشیاں منانے کی توفیق نصیب فرمائے

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی
مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمام رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور شیطان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان بزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنا نہ صرف دُنیا و آخرت میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے بلکہ ان نیک ہستیوں سے نسبت ہمارے آخری وقت میں بھی کام آتی ہے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"وَسوسے اور اُن کا علاج"** صفحہ نمبر 11 پر نقل فرماتے ہیں کہ (حضرتِ سیِّدُنا) امام فخر الدّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَزع کا وقت جب قریب آیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس شیطان حاضر ہوا، کیونکہ اُس وقت شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس (بندے) کا ایمان سَلب ہو جائے (یعنی چھین لیا جائے کہ) اگر اُس وقت () اِیمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ تم

www.dawateislami.net

نے تمام عُمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری، خدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی پہچانا؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک خدا عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ شیطان بولا، اِس پر کیا دلیل؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت (یعنی فِرِشتوں کا اُستاذ) رہ چکا ہے۔ اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ نے دوسری دلیل قائم کی؟ اُس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرتِ امام رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ نے قائم کیں، مگر اس لعین نے (اپنے زُعمِ فاسد میں) سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ سخت پریشانی اور مایوسی میں مُبتلا ہوئے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کے پیر حضرت شیخ نجمُ الدین کُبریٰ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کہیں دُور دراز مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ نے امام رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا عَزَّوَجَلَّ کو بے دلیل ایک مانا۔ (ملفوظات، حصہ چہارم، ص ۴۹۳، ملخصًا)

بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ۳۲۸)

مُرشِدِ کامل سے بیعت کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کو اس قدر طاقت عطا فرمائی ہے کہ یہ حضرات مِیلوں دُور کے حالات ملاحظہ فرما لیا کرتے ہیں بلکہ مدد بھی فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت شیخ نجمُ الدین کُبریٰ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ نے اپنے مُرید کے آخری وقت میں شیطان سے بچا لیا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی نیک اور جامع شرائط پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا یعنی ان سے مُرید ہو جانا، ایمان کی حفاظت کیلئے مُفید ہے۔ کسی کو پِیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُمورِ آخِرت میں

www.dawateislami.net

بہتری آئے، اُس کی رہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الاَنام کے مَدَنی کام کے مُطابق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ لیکن اَفسوس! موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے پِیری مُریدی جیسے اَہم مَنْصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار بد عَقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین و اِیمان کو برباد کر رہے ہیں۔ پیرِ کامل کی شرائط، اَوصاف اور دیگر معلومات جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب " **آدابِ مرشدِ کامل** " کا مطالعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید معلومات کے ساتھ ساتھ مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کا ذہن بنے گا، اگر بیعت ہو چکے ہوں تو یہ معلومات بھی حاصل ہوں گی کہ ایک مُرید پر پیر کے کیا کیا حقوق ہوتے ہیں؟ اگر آپ ابھی تک کسی پیر صاحب سے مُرید نہیں ہوئے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ مرشدِ کامل کی ایک مثال شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ہیں، آپ ان سے مُرید ہو سکتے ہیں، جن کے تقْوٰی و پرہیز گاری کی بَرَکات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی صورت میں ہمارے سامنے واضح طور پر موجود ہیں، آپ کی نگاہِ ولایت اور حِکمتوں بھری مَدَنی تَربیَّت نے دُنیا بھر میں لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ کتنے ہی بے نمازی آپ کی نگاہِ فیض سے نمازی بن گئے۔ ماں باپ سے نازیبا رویہ اِختیار کرنے والے باادب بن گئے، گانے باجے سننے والے، عشقِ رسول میں ڈُوب کر نعتیں سُننے والے بن گئے، مَدنی مُذاکرے اور سُنَّتوں بھرے بیانات سننے والے بن گئے، فلمی گیت گُنگنانے والے نعتِ مُصْطفٰے پڑھنے والے بن گئے، مال کی مَحبَّت میں جینے مرنے والوں کو فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ نصیب ہو گئی، تفریحی مَقامات پر جا کر اپنا وَقت برباد کرنے والے سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں اَوّل تا آخر شرکت

www.dawateislami.net

کرنے والے بن گئے ۔ لہٰذا آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فیض پانے، اپنے مقصدِ حیات کو کامیاب بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی	خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی	چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو	سُدھر جائیں گے گر مِلا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ	گناہوں کو دیگا چھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ایمان کی سلامتی کا شعور پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ رہیئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدنی کام ''مَدنی قافِلہ'' بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدنی قافلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے اور اب بھی کئی مدنی بہاروں کی مدنی خبریں سُننے کو ملتی رہتی ہیں، مدنی قافلے عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، لہٰذا کئی مساجد بھی اِنہی مَدنی قافلوں کی بدولت آباد ہو چکی ہیں اور مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، با ب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک یہ عزم رکھتی ہے کہ کسی بھی طرح اُمّت کا بچّہ بچّہ نَمازی بن جائے، مسجدوں کی رونق پلٹ آئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہر مُسلمان کو نمازِ پنجگانہ صفِ اوّل میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے اور مسجدیں آباد رکھنے کیلئے ایک مدنی انعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ ”کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجِد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجِد لے جانے کی کوشش فرمائی؟“

مجلس خدام المساجد

شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور مساجد سے اس قدر محبّت فرماتے ہیں کہ آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھروں یعنی مساجد بنانے اور ان کو آباد کرنے کے لیے **مجلس خُدّامُ المساجِد** بنائی، جس کا کام شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے اس خواب کی تکمیل ہے کہ ”اے کاش! ہماری مساجد آباد ہو جائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور مخلوق جو نفس و شیطان کی وجہ سے خالق عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہو رہی ہے، قریب ہو جائے۔ مجلس **”خُدّامُ المساجِد“** پُرانی مساجد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مَساجد کی تعمیر کیلئے بھی ہر وَقْت کوشش کرتی رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر میں مَساجد کی تعمیرات اور ان کو آباد کرنے کا سلسلہ ہر وَقْت جاری رَہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور صلوٰۃ و سُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے کیسے کیسے بِگڑے ہوئے لوگ سُدھر گئے اس کی ایک جھلک اس مدنی بہار میں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

نیو ائیر نائٹ منانے سے باز رہا

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یُوں ہے کہ میرا تعلُّق ایک کھاتے پیتے

www.dawateislami.net

گھرانے سے تھا، نہ نماز پڑھتا نہ قرآن بلکہ شراب نوشی، بدکاری، جُوابازی کا شوقین تھا، حتّٰی کہ اپنی زمینیں بیچ بیچ کر جُوا کھیلا کرتا۔ بیوی بچوں کو بھی تنگ کیا کرتا۔ میرے کردار کی وجہ سے میرے گھر والے بھی سخت پریشان تھے۔ وہ اکثر مجھے بُرائیوں سے روکتے لیکن میں نہ مانتا۔ ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیرے پر نیوائیر نائٹ(New Year Night) منانے کا پروگرام بنایا، شراب نوشی وبدکاری کے تمام لوازمات جمع کئے، 31 دسمبر کی رات میرے یارِ بداطوار سب میرے ڈیرے پر جمع ہوگئے۔ تقریباً 10 بجے میں گھر آیا کہ 12 بجے تک واپس آجاؤں گا۔ گھر پہنچ کر میں نے ٹی وی لگایا اور چینل بدلتے بدلتے مدنی چینل میرے سامنے آگیا، جس پر ایک بُزرگ (یعنی امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) نیوائیر نائٹ (New Year Night) منانے والوں کو سمجھارہے تھے، انداز ایسا پیارا اور دلچسپ تھا کہ میں نے وہ بیان سننا شروع کردیا، اس بیان سے مجھے بڑی معلومات ملیں اور عبرت ہوئی کہ ہم کیا کرنے جارہے تھے، میں خوفِ خدا سے رونے لگا اور بالآخر میں نے نیوائیر نائٹ(New Year Night) میں خرافات کرنے اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی۔ دوسری طرف میرے دوست میرے انتظار میں تھے، جب میں نہ پہنچا تو وہ مجھے فون کرنے لگے، لیکن میں نے اپنا موبائل بند کردیا اور سو گیا۔ بدلی ہوئی صبح سے میری نئی زندگی کا آغاز ہوا، میں نے بُرائیاں اور بُری صحبت چھوڑدی، اپنا موبائل نمبر بھی تبدیل کرلیا تاکہ بُرے دوستوں سے نجات مل جائے، قادری عطاری سلسلے میں بیعت ہوکر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید بھی بن گیا۔ اوّلاً 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیا، پھر دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اجتماعی اعتکاف میں بھی بیٹھا۔ داڑھی بڑھالی، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کردیا۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے، ورنہ اس وقت میں نہ جانے کس حال میں ہوتا!

بنایا مجھ کو اپنا ہے تیرا احسان ہے مرشِد		ملا مجھ کو یہ رُتبہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد

تیری نسبت نے مجھ کو کر دیا ہے کیا سے کیا مرشِد		رکھا کیا مجھ میں ورنہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد
بھٹکتا پھر رہا تھا دشتِ عصیاں میں یُونہی بیکس		دِکھایا تُو نے رستہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی موقع ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ سے فیض پانے کیلئے ان کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساتھ دل میں یہ ارادہ بھی ہونا چاہیے کہ میں ان سے دِینی اور اُخروی فائدے کیلئے ان کی صحبت اختیار کر رہا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچانے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے، دل کی سختی دُور ہوتی ہے، رِقّت و نرمی پیدا ہو جاتی ہے، اِیمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہَولناک مُعاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے۔ مگر جب بھی یہ سعادت نصیب ہو تو کسی دُنیوی لالچ میں ہرگز نہ جائے، بلکہ دِینی نفع حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے، چنانچہ

دل کی بات جان لی:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنّت جلد اوّل صفحہ 419 پر نقل فرماتے ہیں: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم 3 اَحباب حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ مَعْلا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کے لئے "رملہ" نامی گاؤں کی طرف چلے۔ راستہ میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کوئی نہ کوئی مُراد اپنے دل میں رکھ لے۔ میں نے یہ مُراد رکھی، مجھے حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ علا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حُسین بن مَنصور حلّاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُناجات اور اَشعار درکار ہیں۔ دُوسرے نے یہ مُراد طے کی کہ مجھے تلّی کی بیماری سے شِفا حاصِل ہو جائے۔ تیسرے نے کہا: مجھے حلوہ صابُونی کھانے کی

خواہش ہے۔ جب ہم لوگ حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدنا حُسین بن منصور حلّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَشعار اور مُناجات لکھوا کر میرے لئے تیّار رکھے تھے جو مجھے عطا فرما دیئے۔ دوسرے دَرویش کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُس کی تِلّی کی تکلیف دُور ہوگئی۔ تیسرے سے فرمایا: صابُونی حلوہ شاہی درباروں کی غذا ہے، مگر آپ نے لباسِ صُوفیا پہن رکھا ہے! دو میں سے ایک چیز اختیار کیجئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اَوْلیاءُ اللہ لوگوں کے دِلوں کے اَحوال جان لیتے ہیں، جبھی تو حضرتِ سیِّدُنا شَیخ ابنِ مَعْلا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بِغیر پوچھے حُضُور داتا گنج بخش حضرتِ سیِّدُنا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوران کے اَحباب کی دِلی مُرادیں بیان کر دیں اور دو کی مُرادیں پوری فرما کر تیسرے کو اِصلاح کا مَدَنی پھول عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی بارگاہ میں حاضری ہو تو دل سنبھالنا چاہیے اور تاحیات ان اولیائے کرام کی عقیدت و مَحَبَّت کو دل میں قائم رکھنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ بندہ کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہ کر ان سے تربیت پاکر انہی کو حقیر جاننے لگے ، اگر کوئی ایسا کرے یا دل میں بھی ایسا سوچے تو ان اولیائے کرام کے فیضان سے محرومی کے ساتھ ساتھ سخت نُقصان بھی اُٹھاتا ہے، جیسا کہ

مرشد سے بد اعتقادی کے سبب چہرہ سیاہ ہو گیا

حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مُرید کچھ بد اعتقاد ہو گیا اور سمجھا کہ اسے بھی مَقامِ معرفت حاصل ہو گیا ہے، اب اسے مرشِد کی ضَرورت نہیں رہی۔ لہٰذا وہ خاموشی سے حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے مُنہ موڑ کر چلا گیا۔ پھر ایک دن یہ دیکھنے اور آزمانے آیا کہ کیا حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے دل کے خیالات سے آگاہ ہیں یا نہیں؟

---

[1] . . . کشف المحجوب، باب آدابھم فی الصحبۃ فی الاقامۃ، ص ۳۸۴

www.dawateislami.net

ادھر حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی نُورِ فراست سے اس کی حالت مُلاحظہ فرما لی۔ چنانچہ جب وہ مُرید آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سوال پوچھا، جس کا یہ جواب ارشاد فرمایا: ”کیسا جواب چاہتا ہے، لفظوں میں یا معنوں میں؟ بولا: دونوں طرح۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لفظوں میں جواب چاہتا ہے تو سُن! اگر مجھے آزمانے سے پہلے خود کو آزما اور پرکھ لیتا تو تجھے مجھے آزمانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور نہ ہی تُو یہاں مجھے آزمانے آتا۔ معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے مَنصبِ ولایت سے معزول کیا۔“ یہ فرمانا تھا کہ اس مُرید کا چہرہ سیاہ ہوگیا۔ وہ آہ وزاری کرتے ہوئے عرض گزار ہوا: حضور یقین کی راحت میرے دل سے جاتی رہی ہے۔ پھر توبہ کی اور فضُول باتوں پر بھی ندامت کا اظہار کیا تو حضرت سیّدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: تُو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، والیانِ اسرارِ الٰہی ہوتے ہیں، تجھ میں ان کی ضرب کی برداشت نہیں۔ (کشف المحجوب، ص۱۳۷)

ہمیں بھی چاہیے کہ کسی ولی کو ہرگز نہ آزمائیں نہ کسی ولی سے بدظن ہوں اور نہ ہی دل میں کسی ولیُ اللہ کی دشمنی رکھیں، سردارِ اولیاوانبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”**مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ**“ یعنی ”جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، میں اسے اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔“ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع... الخ، ۴/ ۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دلوں میں تاحیات اولیائے کرام کا ادب واحترام قائم رکھے اور ان کی شان میں بے ادبی کرنے والوں کی بُری صحبت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے بُغض رکھنا، ان کی شان میں بے ادبی کرنا، انہیں طرح طرح سے ستانا، ان کے مال وجائیداد پر قابض ہو کر انہیں تکلیف پہنچانا، سراسر نادانی اور دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ ان نُفوسِ قُدسیہ کی شان و عظمت تو ایسی بُلند و بالا ہے کہ اگر کسی مُعاملے میں سب لوگ ان کے خلاف گواہی دینے کیلئے مُتحد ہو جائیں، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی صداقت واَمانت کی گواہی کیلئے ضرور کوئی سبب پیدا فرما دیتا ہے، جس سے ان کی شان و عظمت اور عزّت وشُہرت لوگوں کے دلوں میں مزید اُجاگر ہو جاتی ہے، جیسا کہ

زمین نے گواہی دی:

ایک شخص نے حاکمِ شہر کی عدالت میں حضرت بابا فریدُالدّین مسعود گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زمین پر مِلکیّت کا ناجائز دعویٰ کر دیا، چنانچہ حاکم نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پیغام بھیجا کہ زمین کی ملکیّت کا ثُبوت پیش کریں، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں سے پوچھ لو کہ یہ زمین کس کی ہے؟ حاکم جواب سے مطمئن نہ ہوا اور ثبوت پیش کرنے کا تقاضا کیا۔ حضرت بابا فریدُالدّین گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس نہ تحریری ثبوت ہے نہ کوئی گواہ، اگر تحقیق درکار ہے تو زمین کے اسی خِطے سے پوچھ لو۔ حاکم یہ جواب سُن کر سخت حیران ہوا، لہٰذا خود اُسی قِطعہ اَراضی پر گیا، یہاں تک کہ لوگوں کا جمِّ غفیر (بہت بڑا ہجوم) ہو گیا۔ حاکم نے زمین سے دریافت کیا: اے زمین! بتا تیرا مالک کون ہے؟ زمین نے بآوازِ بلند کہا: میں عرصۂ دراز سے حضرت بابا فرید گنج شکر (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی ملکیّت میں ہوں۔ یہ سنتے ہی حاکم اور تمام حاضرین حیران رہ گئے۔ (سیر الاقطاب مترجم، ص ۱۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ والے زمین پر بھی تَصرُّف فرما سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر زمین کو حکم فرما کر اسے اپنے حق میں گواہ بنا لیتے ہیں نیز یہ مدنی پھول

www.dawateislami.net

بھی سیکھنے کو ملا کہ کبھی بھی کسی کی جائیداد و مال پر ناحق قابض نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 188 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں ناجائز طریقے سے کسی کا مال کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں: کسی کا مال غصب کر لینا، کسی کا مال لُوٹ لینا، لَہْو و لَعِب کے نتیجے میں دوسرے کا مال لے لینا، جیسے جُوئے کے ذریعے مال حاصل کرنا، یا گانے والی کا گانا بجا کر اس کی اُجرت لینا، رِشوت لینا، دُوسرے کے مال میں خیانت کرنا، یہ آیت ان تمام اقسام کے کاموں کو شامل ہے۔ (تفسیر البغوی، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۸، ۱/ ۱۱۴)

افسوس صد افسوس! آج کل مسلمان اپنے اَنْجام سے بے خوف ہو کر ظلم و زیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال و جائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا شخص دنیا میں بھی کئی دردناک حالات سے دوچار ہوتا ہے۔ حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

www.dawateislami.net

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ-اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

(صحیح بخاری، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام بعدِ وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے جب اس کے احکام پر عمل کے ذریعے اس کی رضا و خُوشنودی حاصل کر لیتے ہیں تو ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ اپنی قدرت و کمال سے دُنیا میں تو انہیں بے مثال عُروج و کمال سے نوازتا ہی ہے بلکہ یہ حضرات بعدِ وِصال بھی لوگوں سے رنج وملال کو دُور کرنے کی بے مثال قُدرت رکھتے ہیں۔ اولیائے کرام کو جو طاقتیں زندگی میں حاصل ہوتی ہیں، وہ دُنیا سے ظاہری پردہ کرنے کے بعد نہ صرف باقی رہتی ہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مَزارات میں نہ صرف حیات ہوتے ہیں بلکہ زائرین کی ہدایت واِعانت (مدد) بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امام اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیاء، اولیاء اور شہداء کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو مُتَغَیَّر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے جسموں کو اس خرابی سے جو گوشت کے گلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، محفوظ رکھا ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الایۃ:۴۱، ۳/۴۳۹)

حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن سے حیات میں مدد طلب کی جاسکتی ہے ان تمام سے بعدِ وفات بھی مدد طلب کی جاسکتی ہے۔اِسی طرح مشائخِ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا فرمان ہے: چار بُزرگ وہ ہیں جو اسی طرح تَصَرُّف فرماتے ہیں جیسے اپنی زندگی میں تصرف فرمایا کرتے تھے (وہ وفات پانے کے بعد حیات سے) کئی گنا زیادہ تصرف فرماتے ہیں: حضرت سیدنا مَعروف کرخی، حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور دو اِن کے علاوہ (حضرت سَیِّدُنا شیخ عقیل مُنْبِجی اور حضرت سَیِّدُنا شیخ حیا بن قیس حَرّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۲۴، لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۴/۲۱۵، تحت الباب:۸)

آیئے! اس ضمن میں ایسے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں جن میں اولیائے کرام نے بعدِ وصال اپنے مزارات پر حاضری دینے والوں کی حاجت روائی فرمائی، چنانچہ

بعدِ وصال حاجت روائی

حضرت شیخ عمر فاروثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی مرتبہ امام رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبر مبارک سے باآوازِ بلند میری ایک حاجت کے بارے میں فرمایا: جا! تیری حاجت پوری کر دی گئی۔ [1]

قرض معاف ہو گیا

حضرتِ سَیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار مجھ پر قرض تھا، اسی پریشانی کے عالَم میں، میں حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن جعفر حسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار شریف پر حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ کر کچھ دیر قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رو دیا، ایک زائر (یعنی مزار کی زیارت کے لئے آنے والے) نے میرا رونا

---

[1] ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۱

www.dawateislami.net

سُن لیا اور مجھے کچھ سونا دیا اور کہا: اس صاحبِ مزار کی خاطر یہ سونا لے لو۔ میں نے وہ سونا لیا اور چل دیا، ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ میرا قرض خواہ آگیا، مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یہ سونا اُس زائر کو واپس کر دیں کیونکہ میں اَجر و ثواب کا اُس کی نسبت زیادہ حق دار ہوں۔ میں نے قرض خواہ سے اِس مُعافی کا سبب دریافت کیا کہ آپ کو میرا خیال کس نے بتایا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں نے اس قبر والے بُزرگ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر تُو حمیدی سے دَرگُزر کرے گا تو میں تجھے جنّت میں محل دلاؤں گا، پھر اس نے نہ صرف میرا قرض مُعاف کر دیا بلکہ مجھے مزید چھ (6) دِرہم بھی دے دیئے۔

(جامع کراماتِ اولیا، ذکر محمد بن جعفر الحسینی، ۱/۱۷۲)

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص ۳۸۲)

حاضریٔ مزارات باعثِ برکات ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مزارات پر حاضری کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں، مُشکلات و مَصائب سے نجات ملتی ہے اور خاص اس نظریے سے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مزارات پر جانا تو خود ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشْکِل درپیش ہوئی، میں نے اس کے حل کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اس سے قبل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی تو میں نے حضرتِ شیخ بایزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی اور میری وہ مُشْکِل آسان ہو گئی تھی۔

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ انور پر حاضری دی، 3 بار سورۂ

www.dawateislami.net

اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔ [1]

چند رسائل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل و کرم سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت میں ایسے ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا ہوئے ہیں، جن کا طرزِ عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ان اللہ والوں کے اَخلاق اور ان کی سیرت کا پڑھنا، پڑھانا، سننا، سنانا اور اسے اپنانا مسلمانوں کے دِین و دنیا کو سنوارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اِن اللہ والوں نے اپنی زندگیاں کس رنگ میں گزاریں، ان کے دن رات کیسے بسر ہوتے تھے، ان کا ایک ایک لمحہ کس طرح گزرتا رہا، ان باتوں کا جواب دل کے کانوں سے سنا جائے اور پھر اسے اپنا دستورُ العمل بنالیا جائے تو یقیناً ہماری پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں اور رنج و مصائب میں گھری ہوئی دنیا حقیقی مسرتوں اور سچی خوشیوں سے آشنا ہو سکتی ہے۔

ولیوں کے سردار، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے چند رسائل **"جِنّات کا بادشاہ، سانپ نُما جن"، مُنّے کی لاش"** اور کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ ان رسائل میں آپ پڑھ سکیں گے سرکار غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن کے حالات وواقعات، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلامُ حیات ہوتے ہیں، اِس کا قرآن وحدیث سے ثبوت اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اختیارات و کرامات، مرشد کے حقوق وآداب کیا کیا ہیں؟ اور اس کے علاوہ بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی پریشان حالوں کی حاجت روائی کرنے کیلئے اپنے اختیار سے مٹّی کو سونا بنا سکتے ہیں

[1] ... الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

www.dawateislami.net

♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، اس کی دی ہوئی قوت سے مُردے بھی زندہ کرسکتے ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، پانی میں بآسانی چل سکتے اور ہوا میں بغیر پروں کے اُڑ سکتے ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ ان کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، چاہے کتنی ہی طویل مسافت پر موجود ہوں، حالتِ نزع میں شیطان سے اپنے مُریدین کا ایمان بچاسکتے ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں اپنے دلوں کو قابو میں رکھنا چاہیے کہ یہ نیک ہستیاں دلوں سے بھی باخبر ہوتی ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے زندگی میں تو لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں بعدِ وفات بھی پریشان حالوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

لٰہذا ہمیں اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہوئے ان کا ادب واحترام کرنا چاہئے، ان کی سیرت کا مطالعہ کرکے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"کرم یارسول اللہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

(1) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو (ترمذی ج۳ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) (2) نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابو داود ج۳ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص ۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں (3) پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے (4) چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) پانی تین سانس میں پئیں (6) بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے (7) لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۷۵ ج ۲۱ ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں (8) پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۵ ص ۵۹۴) (9) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے (10) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۸) (11) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے (12) منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ

الکبری لابن حجرالہیتمی ج۴ص۱۱۷، کشف الخفاءج۱ص۳۸۴) (13)پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمَد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یُوں پڑھتا ہے۔[4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔ (3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔) 2 **ربیع الاخر** 1438**ھ**،5 **جنوری** 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **7 جنوری** بعد نمازِ عشاء تقریباً 08:15 بجے ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن و علاقے میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے

---

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

2 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ۔۔۔ الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں“۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ” **جنّات کا بادشاہ** “ مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! غوثِ پاک کے ایک دِیوانے کی ایمان افروز حکایت (♣)فرمانِ غوثِ اعظم:"دِل میری مُٹھی میں ہیں"(♣) نمازِ غوثیہ کا طریقہ(♣) کیا نیک بندے بھی مددگار رہوتے ہیں؟ اس کے علاوہ مزید مفید ترین معلومات حاصل کرنے کیلئے **امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ "**جنّات کا بادشاہ**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے، اس رِسالے کو گھر گھر / دکان دکان پہنچانے کی نیت سے یہ رسالہ تقسیم کیجئے۔ بڑا سائز 11 روپےہَدِیّہ چھوٹا سائز 5 روپےہَدِیّہ

♣ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عزوجل ! **مجلس تراجم** کی طرف سے اس رسالے کا 20 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، جن میں سے چند یہ ہیں ” انگلش، ہندی، رومن، بنگالی، گجراتی وغیرہ، یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

رِسالہ:پیارے مرشد (حیاتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعض گوشوں اور نیکی کی دعوت کے لیے آپ کی خدماتِ جلیلہ پر مشتمل مدنی گلدستہ بنام "پیارے مرشد")18 روپےہَدِیّہ

کتاب:اللہ والوں کی باتیں جلد 4(تابعین بزرگوں کے واقعات سے مالا مال عظیمُ الشّان کتاب): 230 روپےہَدِیّہ ۔

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

(اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے)

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ
5 جنوری 2017ء	مِسواک کے 20 مدنی پھول(163 مدنی پھول، ص33)	عِلم میں اِضافے کی دُعا(مدنی پنج سُورہ، ص208)
12 جنوری 2017ء	چلنے کی 15 سُنّتیں اور آداب(163 مدنی پھول، ص5)	مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا (مدنی پنج سُورہ، ص209)

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

www.dawateislami.net